سید المصلحین حضرت غفرانمآب علیہ الرحمۃ

جناب سید تنویر مہدی نقوی تنویرؔ نگروری صاحب

ذات اعلیٰ آپ کی ہے لائق صد احترام
آپ کو تنویرؔ کرتا ہے تہہ دل سے سلام

نام نامی آپ کا دلدار علی غفرانمابؒ
آسمان ہند پر ہیں دیں کے روشن آفتاب

آپ زندہ باد کل تھے آج بھی ہیں زندہ باد
تا ابد زندہ رہیں گے بالیقیں بالاعتماد

آپ سے پہلے یہاں تھی تیرگی ہی تیرگی
موت سے بدتر مسلماں کی تھی ساری زندگی

چار سو کفر و ضلالت کے اندھیرے چھائے تھے
بس توہم کی وبا تھی ظلمتوں کے سائے تھے

آپ کے رکھتے قدم ہندوستاں کی سرزمیں
یوں چمک اٹھی کہ جیسے عرش پر مہر مبیں

آپ کے خدمات کی فہرست ہے کتنی طویل
اور میرا علم کتنا مختصر کتنا قلیل

مذہب اثنا عشر پر جب ہوا ہے کوئی وار
مثل تیغ حیدری لکھی کتاب ذوالفقار

آپ کا اک شاہکار علم مرآۃ العقول
گلشن علم و ادب کا مرکزیت دار پھول

صوفیت اور بدعتوں کی رد میں بھی لکھی کتاب
وہ بھی اپنے آپ میں بے مثل ہے اور لا جواب

آپ کی تعمیر کردہ وہ حسینی بارگاہ
جسمیں کرتے ہیں سدا مجلس بپا مغموم شاہ

ہند میں پہلے نماز باجماعت عام کی
اور پھر قائم صلوٰۃ سید الایام کی

آپ ہیں ایسے درخت سایہ دار اجتہاد
جس کے ہیں ممنون سارے مایہ دار اجتہاد

وہ شجر ہیں آپ، ہیں اثمار جس کے خوش صفات
نازش نوع بشر، اور افتخار کائنات

اک محمدؐ، اک علی ہیں، اک حسن، مہدی ہیں ایک
آخری سید حسین اور پانچوں کے کردار نیک

ہے دعاؤں کا اثر اجداد کی جو آج تک
آپ ہی کی نسل ہے ناز ملک فخر فلک

آفتاب علم دیں کو جب گہن سا تھا لگا
عیسوی سن کی نگاہوں میں اندھیرا چھا گیا

بادلوں میں چھپ گیا دنیا کو کہہ کر خیر باد
وائے جب روشن مقدر آفتاب اجتہاد

۱۸۲۰ء